فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۔ ۔ ۔ ۸۹ ۔ ۔ ۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۹ ۔

سالانہ دو روپے (نقد)
فی پرچہ ۱۸ پیسے (۱۸)

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۲۴ امین آباد پارک لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو نمبر ۵ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

8/8

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

سہ روزہ

ایڈیٹر :۔ ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

فی پرچہ ۱۸ نئے پیسے

جلد نمبر ۱	یکم اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ	شمارہ نمبر ۲۳

بحضور خیر البشر

ساقی کاکوروی

ساقیٔ کوثر عطا ہو ایسا پیمانہ مجھے
جو بھی دیکھے بول اٹھے حضرت کا دیوانہ مجھے

خواب میں صورت دکھا دیں بے حجابانہ مجھے
شاہ بطحا کاش سمجھیں اپنا دیوانہ مجھے

ہے بحمد اللہ شراب حب احمد کا نشہ
اب کوئی درکار شیشہ ہے نہ پیمانہ مجھے

ہے یقین تسکین کی صورت نکل آئے گی اب
یاد ہر دم آ رہی ہے اضطرابانہ مجھے

کی ہے یہ معجز نمائی عشق حضرت نے عطا
کعبہ بن جائے نظر آئے جو بت خانہ مجھے

کون خالی ہاتھ تیرے در سے ہے اب تک گیا
آج دیدے کچھ نہ کچھ اے پیر میخانہ مجھے

ہے عجب اندازِ فیضِ پاک محبوب خدا
اب تو اپنے بھی سمجھ بیٹھے ہیں بیگانہ مجھے

جب کبھی ذکر نبیؐ ہونٹوں پہ میرے آگیا
اک گلستاں ہو گیا یہ سارا ویرانہ مجھے

مرحبا صلِ علیٰ یہ دیکھئے قسمت حضور
خواب میں آئے نظر بے اختیارانہ مجھے

کیوں نہ پھر دونوں جہاں میں سرخ روئی ہو نصیب
ساقیٔ کوثر جو دیں لبریز پیمانہ مجھے

اسلام کیا ہے؟

از: ذکی علی صاحب علوی راولپنڈی

اسلام یہ ہے کہ گواہی دو کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، اسلام کے روزے رکھو۔ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج کرو۔ یہی وہ مذہب ہے جس نے اپنے پیرؤں کو اعلیٰ اور روحانی محاسن اور فضائل عطا کر کے تمام دنیا سے برتر اور ممتاز کر دیا۔

اس کے اصول آج بھی اسی طرح ہر ملک، ہر شہر، کوچہ اور دیہات کے لئے مفید ہیں جس طرح تیرہ سو برس پہلے تھے۔

اسلام کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مذہب کی تکذیب نہیں کی بلکہ ایک کامل اور اکمل مذہب چونکہ دنیا میں آگیا تھا اس لئے تمام پرانے مذہبوں کی خود بخود تنسیخ ہو گئی۔

یہ جامعیت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ ایک طرف اپنے پیرؤں کو حسن معاشرت، آداب، تمدن اور تدبیر سیاست کی تعلیم دیتا ہے تو دوسری طرف ان کو تزکیۂ نفس، صفائی باطن اور روحانی ترقی کے ذرائع سکھا کر انسانیت کے درجہ کمال پر پہنچاتا ہے۔ اس کے حقائق اور تعلیمات پر جب غور کیا جائے تو انسانی ضمیر خود بخود پکار اٹھتا ہے کہ بلا شبہ اسلام دین فطرت ہے جس میں انسان کی پرستش کے جذبہ کے لئے عبد و معبود کے رابطہ کی سچی راہیں موجود ہیں۔ جس میں روح کی طمانیت کے لئے بھی مکمل سامان ملتا ہے جس میں غم اور خوشی، تمدن اور معاشرت کے لئے بھی ایک مکمل دستور العمل پوشیدہ ہے۔ جس میں دنیاوی کشاکش اور پریشانیوں کا بھی مکمل علاج ہے جس میں دنیاوی رشتوں کی تمام نزاکتوں سے انسان کو آشنا کر دیا گیا ہے جس میں خدا اور بندوں کے تعلق سے لیکر انسان اور جن و ملک کے تعلق تک کے تمام مدارج بتا دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ پیدائش سے لیکر جوانی تک، جوانی سے لیکر پیری تک، پیری سے لیکر موت تک اور موت سے لیکر قیامت تک کے تمام منازل سے بنی نوع انسان کو آشنا کر دیا گیا ہے۔ انسان کی زندگی کا دینی اور دنیاوی کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہے جس کو تشنہ چھوڑا گیا ہو۔

نوع انسانی اسلام کے احسانات سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہی اور صرف یہی ایک ایسا جامع مذہب ہے جو نہ صرف اپنے ماننے والوں کے لئے راہ نجات اور فلاح کا باعث ہے۔ بلکہ امن جوئی، اصلاح پسندی کی بناء پر تمام عالم کے لئے خیر و برکت کا سرچشمہ ہے۔

(باقی آئندہ)

---

۵۰ پچاس سے ترسٹھ ۶۳

از: افتخار احمد صاحب دہلی

شام سنہ ۵۰ء

سورج ڈوب چکا ہے چراغوں کی ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیل رہی ہے لیکن جہاں نا بینا گھر میں آج اندھیرا ہے، اور اندھیرا بھی کوئی نہ ہو جہاں زندگی لٹ گئی ہو، مچلتی تمناؤں کو پامال کر دیا گیا ہو، سسکتی حسرتوں اور بلکتے ارمانوں کے چراغ بجھا دیئے گئے ہوں، جہاں دن ڈھلنے سے پہلے ایک سہاگن کی چوڑیاں توڑ دالی گئی ہوں معصوم اور کمسن بچوں سے ان کے امن کو چھین لیا گیا ہو۔ وہاں اُجالا کیسے

ہو سکتا ہے۔ افلاس کی ستم ظریفی دیکھ کر یہ دنیا والے بھی ایک مصیبت زدہ کو چین نہیں لینے دیتے۔ طرح طرح سے پریشان کرنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ مالک کے جاتے ہی نہ وہ بلند تک رہا نہ وہ کاروبار نہ وہ اعزاز رہا۔ آخر کار مایوس ہو کر مصیبت زدہ خاندان نے وطن کا رُخ کیا لیکن ؎

کون ہوتا ہے بُرے وقت کی حالت کا شریک
مرتے دم آنکھوں کو دیکھا ہے پھر جاتی ہے

جس کے گھر میں ابھی چند روز قبل دوست احباب اعزہ اقارب کا رات دن اجتماع رہا کرتا تھا۔ آج اسی گھر کے مکینوں کے لئے غیر تو غیر اپنوں کے بھی دروازے بند ہیں، کوئی ان کا پرسان حال نہیں وہ خادم قوم جس نے وجاہت خاندانی بالائے طاق رکھکر وطن اہل وطن اور اعزاز وطن کی بے لوث خدمت کی۔ آڑے وقت میں کام آیا۔ دکھ درد میں برابر کا شریک رہا۔ آج اسی کے بچوں اور اس کی مالکن کا اس دنیا میں کوئی بھی پوچھنے والا نہیں۔ اس کی مالکن آج غریب بیوہ بن چکی ہے دنیا اس کے آگے اندھیر ہے۔ ہر طرف مایوسیوں کا گھور اندھیرا چھا گیا غریب کے پیر ڈگمگانے لگے۔ لیکن اچانک اس کے مالک کی یاد نے چٹکی لی اور ؎

خوشبوئے دامن فردوس بریں جاگ اٹھی
ظلم کی رات میں اک صبح یقیں جاگ اٹھی

اسے خیال آیا کہ میرا مالک جاتے جاتے اپنی جو کائنات میرے سپرد کر گیا ہے اس کی حفاظت اور تعلیم میرا فرض ہے۔ اس فرض کے یاد آتے ہی رنج و غم کے بادل چھٹ گئے اور اس نے یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ اپنا فرض پورا کر کے رہے گی خواہ اس راہ میں اسے تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔ مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹیں، آفتیں آئیں، بلائیں نازل ہوں۔ لیکن وہ اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ اس حالت میں اپنوں کی بے رخی دیکھ کر اس کے دل نے کہا ؎

ہر صبح کو یہ شام چمن یاد رہے گی! یہ وقت کے لمحے کی چبھن یاد رہے گی
یہ دن تو کسی طرح گذر جائیں گے لیکن یہ بےرخیٔ اہل وطن کی یاد رہے گی

اور پھر مظلومہ نے پردیس کا رخ کیا۔ وہ مالکن جس نے کبھی پردہ سے باہر قدم نہ نکالا تھا ہمیشہ کار دروں میں گھومی تھی۔ آج اپنے فرض کی خاطر دلّی کی لمبی چوڑی سڑکوں پر چلچلاتی دھوپ میں سر سے پیر تک پسینہ میں شرابور چہرے پر نقاب ڈالے گھر گھر جا رہی ہے۔ دینی اور دنیوی تعلیم، سوزن کاری، اور کشیدہ کاری سکھانا اس کا مشغلہ ہے، دنیا کی تکالیف کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر ممکن طریقہ سے اپنے فرض کو نباہنے میں کوشاں ہے۔

صبح ۶۳ء

انھیں کے دم سے ہیں رنگینیاں گلستاں کی
بھری خزاں میں جو اپنا لہو اچھالتے ہیں

رات دن کی کشاکش مظلومہ کی تگ و دو رنگ لا کر آسمان بھر آغاز میں کا منے لگی رحمت خداوندی جوش میں آئی اور ماں کا غنچۂ امید آج پھول بنکر صحن گلشن میں کھل گیا۔

یہ پھول صرف شوکت علی عباسی مرحوم رنانرسی کلرک دفاتر دہلی کا ہی نہیں بلکہ یگانۂ روزگار ادیب سحر طراز ڈپٹی کلکٹر امیر احمد علوی مرحوم کے نواسوں میں وہ پہلا ہونہار نواسہ ہے جس نے اس ہنگامی دور میں ماں کی محبت، محنت اور جفاکشی کی بدولت آج بی اے آنرز کی ڈگری دلّی یونیورسٹی سے گڈ سکنڈ ڈویژن میں حاصل کی۔

لائق مبارکباد ہے وہ ماں جس نے مصائب و آلام رسوائی و بربادی کا مسکرا مسکرا کر استقبال کیا۔ اپنی جان توڑ محنت سے پائے استقلال میں لغزش نہ پیدا ہونے دی۔ اور اپنے مالک کے نام کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

مبارک ہو اس بیٹے کو جس کی ماں نے اپنا سکون چین و راحت و آرام لٹا کر اسے یہ دن دکھایا۔ مبارک ہو اس خاندان کو جس کے باغ میں خون پسینہ سے سینچا ہوا اپنا پھول کھلا۔ خدا سے دعا ہے کہ مسٹر فرحت علی عباسی بی اے آنرز علم کے اعلیٰ مدارج طے کریں اور اپنی قابل فخر ماں کیلئے باعث راحت بنیں، کامیابی اسی طرح ان کے قدم چومتی رہے ماں کی پرخلوص دعائیں ساتھ ہیں

[illegible]

بقیہ شامِ غزل

یونس حسن صاحب فردوس کاکوروی

بس کہ تشہیر طلب ہے غمِ پنہاں میرا
کس قدر زرد ہے دیدۂ گریاں میرا
ان کے کوچہ میں لیے جاتا ہے کیوں ذوقِ نظر
وحشتِ دل سے تو کچھ اور ہے پیماں میرا
عقل و ایمان گیا، صبر گیا، ضبط گیا
لٹ گیا، لٹ گیا اس راہ میں ساماں میرا
رنج و غم درد و الم نقش و نگار دل میں
میرے سینہ میں ہے گویا چمنستاں میرا
ہاں خدا کے لیے مست غرور و نخوت
اک ذرا دیکھ تو لے حال پریشاں میرا

رند کاکوروی

اک جبر مشیت پہ ہے انساں تو نہیں ہے
دنیا جسے کہتے ہیں وہ زنداں تو نہیں ہے
ہر رنگ میں ہر شکل میں ہر آن نمایاں
تقدیر کہیں گردشِ دوراں تو نہیں ہے
برہم رخِ جاناں پہ بکھری ہوئی زلفیں
یہ حسن کا اک جشنِ بہاراں تو نہیں ہے
دنیا کی ہر اک بات ہے بے ربط تسلسل
اللہ یہ اک خوابِ پریشاں تو نہیں ہے
محفل میں ہر اک سمت اٹھا شورِ قیامت
دیکھو تو کوئی رند غزلخواں تو نہیں ہے

نیر مسعود لطفی فجیودی

کوچۂ جاناں سے تا جاناں رہِ مشکل ہی
جب یہاں تک آ گئے تو اور اک منزل ہی

بھری دنیا ہے کبھی ساقی بقدر تشنگی
ساغرِ خالی ہمارا کاسۂ سائل سہی

نقی علی صاحب سحر کاکوروی

ہوا جو اس کو مرے دل کا ماجرا معلوم
تو خود ہی آئے گا ہمدم ہے مجھکو کیا معلوم
نگاہِ لطف نے لوگوں کو بدگماں کیا
وگرنہ دل کا تعلق کسی کو کیا معلوم
نقی کے دل پہ گذرتی ہے ہجر میں کیا کیا
شبِ فراق کی کلفت کسی کو کیا معلوم

احسان احمد صاحب احسان کاکوروی

یہ کہیں تصویر اس دیر آشنا کی تو نہیں
خود بخود جو ہو گیا اک دم ہمارا آشنا
شیخ مچلتے ہیں چلنے کے لئے راضی تو ہیں
راستے میں گر ملے کوئی نہ اس کا آشنا
آشنا جس کی بدولت ہو گئے مشہور ہم
اب وہی ناآشنا ہے اور دنیا آشنا
تم طبیعت کے مزاج کا گر رکھو خیال
اس سے اتنا ہی ملو ہو شخص جتنا آشنا
غیر خوش فہمی میں کیا کیا کچھ سمجھے ہیں
احتیاطاً تم نے جب سمجھا ہمیں ناآشنا
مجھ سے سب میخوار اٹھ اٹھ کر گلے ملنے لگے
میر جب پیر مغاں نکلا پرانا آشنا
مجھکو سمجھانا جو نادانی نہیں تو کیا ہے پھر
تو نہیں ناصح طبیعت سے میری ناآشنا
ساقی کوثر کے صدقہ دیکھ لینا دوستو
ایک دن احسان مے کوثر سے ہوگا آشنا

پاکستانی ڈاک

مشرقی پاکستان

محمد عارف صاحب علوی (اقیسر پی۔ ای۔ ریلوے) کا تبادلہ چٹاگانگ سے لاہور ہو گیا۔ آپ غالباً ۵۔۶۔ اگست تک اپنے عہدہ کا چارج دے دیں گے۔ آپ پانی کے جہاز سے پہلے کراچی جائیں گے پھر لاہور جا کر چارج لیں گے۔

محمد طارق انصاری خالد صاحب انصاری کا منجھلا بچہ جس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اب اچھا ہے اور امروز فردا میں اس کا پلاسٹر کاٹا جائے گا

مغربی پاکستان:

شبیر الدین صاحب علوی صاحبزادہ حبیب الدین صاحب علوی کا تقرر بحیثیت افسر بکشیر آف ایجوکیشن رورل اکادمی ڈیفنیٹ پشاور یونیورسٹی میں ہو گیا ہے آپ کو میلا مشرقی پاکستان سے تبادلے پر آئے ہیں۔

نیز عزیز صاحبزادہ عزیز الدین صاحب علوی۔ کراچی سے اپنے والد کو دیکھنے لکھنؤ گئے ہیں۔

احمد حسنین صاحب انصاری کے مکان واقع ملیر کینٹ میں ایک ہفتہ سے برابر چور آتے رہے لیکن بروقت جاگ جانے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ خاص طور پر ان کے صاحبزادے ارشد سلمہ نے کئی مرتبہ جاگ کر چوروں کو بھگا دیا۔ بعد کی خبر ہے کہ ایک چور پکڑا گیا۔ مزید تفاصیل کا انتظار ہے۔

والدہ اعتماد الحسن صاحب علوی کے سر کی پچھلی جانب گردن کے قریب درد کی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ چکر آتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے۔ علاج جاری ہے تکالیف میں قدرے کمی ہے۔

بیگم رئیس الدین صاحب آج کل لکھنؤ سے کراچی آئی ہوئی ہیں موصوفہ کو عرصے سے اختلاج قلب کی شکایت ہے علاج ہو رہا ہے اللہ جلد شفا عطا کرے۔

حاجی وحید الدین صاحب علوی جو پچھلے ماہ آگرہ گئے ہوئے تھے واپس کراچی آ گئے۔ آپ تین یوم کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز آگرہ گئے تھے۔ موصوف انعام علی عباسی مرحوم کی اہلیہ کے پاس تعزیت میں گئے تھے۔ دہلی ہوتے ہوئے واپس آئے ہیں۔ آپ کو کراچی میں کوآپریٹو سوسائٹیز کا ڈائرکٹر بنا دیا گیا ہے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے تار پر بلایا گیا ہے اس وجہ سے زیادہ ٹھہر نہ سکے۔

ولادت: انعام احمد صاحب علوی کے گھر میں صاحبزادی کی ولادت کی اطلاع ملی۔ زچہ اور بچہ دونوں بخیریت ہیں۔ اللہ مبارک کرے

سعید الدین صاحب علوی اپنے دفتر کے کام سے ادکاڑہ گئے تھے۔ چار دن قیام کے بعد واپس آ گئے۔

عالف عشرت علی صاحب علوی کی کھانسی اب جاتی رہی ہے اور سحری عشرت بھی پہلے سے بہتر ہے علاج ہنوز جاری ہے۔

سعیدہ اکبر علی علوی کو پچھلے ہفتہ اختلاج قلب کی شکایت ہو گئی تھی اب ٹھیک ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔

میخانہ ادب کراچی کا ماہانہ مشاعرہ ۸ اگست ۱۹۶۳ء کو انشاء اللہ ہو گا۔ اہل ذوق سے شرکت کی درخواست ہے خواتین کے لئے پردہ کا خاص انتظام کر دیا گیا ہے لیکن چھوٹے بچوں کا داخلہ ممنوع ہے۔

محمد شعیب علوی صاحبزادہ نسیم احمد علوی مرحوم کے ایک ہفتہ سے کان میں شدید تکلیف ہو رہی ہے۔ دکھایا گیا تو معلوم ہوا کہ کان میں دانہ ہے بروقت علاج شروع ہو جانے سے اب درد میں کمی ہے۔

روبینہ نظامی نواسی بشیر احمد صاحب علوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۵ جولائی کو ٹخنے قسم کا کار ہو گیا تھا بروقت طبی امداد مل جانے سے مرض پر قابو پا لیا گیا۔ اب الحمد للہ اچھی ہیں۔

حافظ نصیر احمد مرحوم کے ایصال ثواب کے سلسلے میں بشیر احمد صاحب علوی

نے اپنے دولت کدہ پر قرآن خوانی کرائی جس میں کئی قرآن شریف ختم کئے گئے۔ کافی تعداد میں لوگ علاوہ اعزا کے موجود تھے۔

اختر جمال فرزندی (نبیرہ بشیر احمد صاحب علوی) پچھلے دو ماہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں۔ اختر جمال کا بخار جناح اسپتال میں کافی عرصہ سے علاج ہونے کے باوجود ۹۹ سے نیچے نہیں اترا بلکہ کافی عرصہ تک ۱۰۵ ہی رہا۔ کچھ دنوں کے بعد بخار اترا اور گھر واپس لایا گیا۔ یہاں آکر پھر وہی کیفیت ہو گئی جس سے پریشانی ہوئی۔ اب پرائیویٹ ڈاکٹر کا علاج شروع ہوا ہے جس سے مرض میں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

وصیفہ سجاد الحسن علوی کے متعلق ایک معتبر خبر سے معلوم ہوا ہے کہ وصیفہ صاحبہ لاہور سے رحیم یار خان بذریعہ ریل سفر کر رہی تھیں اس ٹرین میں ایک حادثہ کی خبر معلوم ہوئی اور دریافت پر پتہ چلا کہ موصوفہ خیبر میل کے جس ڈبے پر تھیں اس کے قریب والے ڈبہ کا ایئر کنڈیشن پائپ پھٹ گیا جس سے متعدد اشخاص سخت مجروح ہوئے اور کچھ کے ہلاک ہونے کی خبریں بھی ملی ہیں اس حادثہ سے کافی ہل چل پیدا ہو گئی سواریاں ششدر رہ گئیں۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ پائپ کے پھٹنے کی ان کے ڈبے کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ جس کی وجہ ریلوے حکام کی اعلیٰ کارکردگی ہے جس نے مزید جانی اور مالی نقصان سے بال بال بچایا۔

محترم الحاج محمد حسن صاحب علوی کے سلسلے میں ہمارا نامہ نگار خصوصی خود دریافت حال کے لئے گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حاجی صاحب موصوف کے بائیں پیر کی چھنگلیا میں کچھ تکلیف ہو گئی تھی اور کچھ ورم بھی ہو گیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ ڈاکٹر نے کافی غور اور معائنہ کے بعد ان کے پیر کے اوپر کی جانب دیکھا تو پنڈلی میں دو تین چکتے موجود تھے معالج نے مرض کی تشخیص کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے مرض زیادہ ہو گیا ہے اسی وقت ایک انجکشن لگایا۔ لیکن موصوف نے نامہ نگار کو بتایا کہ انجکشن لگتے ہی ہاتھ میں گھر آنے تک بالکل حرکت نہیں ہو رہی تھی۔ جس سے پریشانی رہی۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے بعد نیند آ گئی اور کسی قدر سکون معلوم ہوا مگر اس نئی قسم کی بیماری سے کافی تشویش ہو گئی ہے۔ اسی کے تیسرے دن موصوف پر اختلاج قلب کا دورہ پڑ گیا تھا۔ یہ سلسلہ چل ہی رہا تھا کہ دفعتاً بخار شروع ہو گیا چار روز تک رہا جس سے شبہ پیدا ہوا کہ شاید ٹائیفائڈ ہو گیا۔ کھانے وغیرہ میں بہت احتیاط برتی گئی۔ الحمد للہ بخار اتر گیا۔ کمزوری ابھی باقی ہے۔ علاج برابر ہو رہا ہے جس سے کافی افاقہ معلوم ہوتا ہے۔

حاجی صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ کے ابھی پچھلے دنوں حلق سے خون آنے کی وجہ سے پریشانی ہو گئی تھی اب ایکس ریز رپورٹ آ گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ پھیپھڑے الحمد للہ بالکل درست ہیں۔ ڈاکٹر کا خیال ہے کہ یہ خون حلق سے آیا تھا۔ حلق کا کچھ حصہ متورم بھی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اب اچھی ہیں۔ علاج جاری ہے۔

مقتدیٰ حسن صاحب علوی اپنے کاروبار کے سلسلے میں مندرجہ ذیل جگہوں پر دورے پر گئے ہوئے تھے واپس آ گئے۔ حیدرآباد۔ لاڑکانہ میرپور خاص۔ نواب شاہ وغیرہ

بشیر احمد صاحب علوی موصوف کے بارے میں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ ہر جون سے موصوف کی پرانی تکالیف پھر عود کر آئی ہیں اور جگر کی تکلیف شدید ہے بھوک بالکل نہیں لگتی ہے ڈاکٹر شفقت رسول سرجن جناح اسپتال کا علاج ہو رہا ہے۔ سرجن صاحب نے کسی حد تک مرض پر قابو پا لیا ہے اس لئے مرض بڑھنے سے رک گیا ہے خون ٹسٹ ہو چکا ہے رپورٹ کا انتظار ہے۔

نتائج امتحانات:-

نوزیہ سلطانہ بنت احمد حسین صاحب انصاری نے چوتھا درجہ پاس کیا
زیبا سلطانہ " " " دوسرا " "
زہرا حبیب کرانی نے کے۔جی ون سے کے۔جی ٹو میں آئی ہیں۔
سیما بنت اقبال احمد علوی ساتواں پاس کیا آٹھویں میں آئیں
شبیہ علوی دختر عظیم الدین صاحب علوی آٹھواں سکنڈ ڈویژن پاس کیا
زہرہ علوی " " " ساتواں " " "

بقیہ پاکستانی ڈاک

محی الدین علوی صاحبزادہ عظیم الدین صاحب علوی ساتواں پاس کیا
صادقہ علویہ دختر " درجہ دوم " "
شفیع علوی صاحبزادہ " " چوتھا " "
زحمت، اعزاز الدین علوی چھٹے سے پاس ہو کر ساتویں میں آئیں۔

انتقال پر ملال: ۔ لائل پور کی اطلاع سے یہ خبر وحشت اثر معلوم ہوئی ہے کہ والدہ سراج احمد صاحب علوی کا انتقال ہو گیا۔ موصوفہ کاکوری کی سب سے زیادہ عمر رسیدہ بی بی تھیں۔ خلوص و محبت کا نمونہ تھیں۔ آپ کو خاص طور پر اعزا کے رشتوں کی معلومات از بر تھیں۔ پرانی معاشرت بزرگانہ خصائل کی حامل تھیں۔ مرحومہ نے ۹۲ سال کی عمر پائی۔

ہم جناب سراج احمد صاحب علوی اور افضل احمد صاحب علوی کے رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدا مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

---

۴ **ایڈیٹر کاکوری اخبار کی علالت:** گذشتہ پرچے کے مسودات جا چکے تھے یکایک ۱۰۔۱۱ جولائی کی شب میں تنفس کی کیفیت شروع ہوئی جیسے جیسے رات بڑھتی گئی تکلیف بھی اپنی انتہا پر پہونچ گئی قریب ۲ بجے زبان میں بولنے کی سکت تھی نہ جسم میں حرکت کا یارا۔ ۲ بجے کے درمیانی وقفہ میں بھائی وغیرہ یہ بھی نہ سمجھ پائے کہ سو رہا ہے یا غافل ہے بہر نوع، اللہ کے نام کی برکت سمجھئے یا بزرگوں کی توجہ ۴ بجے اس قدر طاقت گویائی ملی کہ بیک سکا کہ زندہ ہوں۔ بہرحال صبح کو مقامی ڈاکٹر صاحب کو رجوع کیا انہوں نے فوراً انجکشن دیا اور دوائیں دیں شام تک طبیعت میں سکون معلوم ہوا ڈاکٹر صاحب کا مشورہ ہے کہ خون ٹسٹ کیا جائے اور ایکسرے سے یہ اطمینان کر لیا جائے کہ اسباب کیا ہیں۔ بعد کو خبر ہے کہ خون کی جانچ ہو کر گئی بلڈ اسپتال کی رپورٹ میں انفلوئنزا کے ۷۰ فیصدی اور حضرت گنج کے ایک مشہور ڈاکٹر نے جو رپورٹ دی ہے اس میں ۵۰۔۔۔ فیصدی جراثیم موجود ہیں۔ بہرحال ڈاکٹر امین الدین صاحب بگرامی ڈاکٹر حبیب خان ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹر جناب امین لکھنا اور ضرورتاً صاحب اس پر متفق ہیں کہ دورہ اصل میں انفلوئنزا کا تھا جس سے قلب متاثر ہوا۔ انجکشن اور دواؤں کا [illegible]

بقیہ حالات وطن صفحہ ۸

علالتیں: قدسیہ فاطمہ صاحبہ۔ موصوفہ کو قریب قریب دو ڈھائی ماہ ہو گئے ہیں کہ ہاتھ کے درد میں مبتلا ہیں۔ شروع میں علاج ڈاکٹر معز الدین احسن صاحب کا ہوتا رہا جب کوئی نمایاں فائدہ نظر نہ آیا تو خود صاحب کے مشورہ سے لکھنؤ میں ڈاکٹروں کو دکھایا، ڈاکٹر قریب چوبیس بچیس انجکشن دے چکے ہیں مرض میں خفت ضرور ہو گئی ہے مگر ابھی ازالہ کلی نہیں ہو پایا ہے فی الوقت علاج ڈاکٹر بی کے دسشنٹ نظیر آباد لکھنؤ کا ہو رہا ہے۔ باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

والدہ صلاح الدین موصوفہ کی آنکھوں میں تقریباً ایک ماہ سے شدید تکلیف ہے ڈاکٹر معز الدین صاحب کا علاج رہا مگر اس سے کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ بالآخر لکھنؤ میڈیکل کالج دکھانے گئیں ہیں۔ مرض کی ابھی تشخیص نہیں ہو سکی

محسن احمد علوی صاحبزادہ حافظ حسن احمد صاحب علوی کے بارے میں دکن کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ پندرہ سولہ دن سے یرقان میں مبتلا ہیں چکنائی اور نمک کا قطعی پرہیز ہے علاج سے کسی قدر افاقہ ہے۔

ادیبہ خاتون بنت غیاث الدین صاحب مرحوم کے سلسلے میں خبر ملی ہے کہ کسی علالت کی بنا پر میڈیکل کالج لکھنؤ میں داخل ہیں ڈاکٹر لوگ ابھی کسی تشخیص پر نہیں پہونچے۔

عتیق الرحمن صاحب دہلی (والد شفیق احمد صاحب علوی) پاکستان کی ایک نجی تحریر سے موصوف کی شدید علالت کی خبر ملی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کے منہ سے برابر خون آ رہا ہے مستند ڈاکٹروں نے دیکھا مگر صحیح تشخیص پر ابھی تک کوئی صاحب نہیں پہونچ پائے ہیں اب نونگی کے مشہور مدراسی ڈاکٹر کا علاج ہو رہا ہے ایکسرے سے بھی یہ نہ معلوم ہو پایا ہے کہ خون کہاں سے آ رہا ہے تفاصیل کا انتظار ہے باری تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔ اسی تحریر سے ڈاکٹر عبد الحی صاحب علوی کی خرابی طبیعت کا حال بھی معلوم ہوا اللہ تعالیٰ صحت عنایت کرے۔

شفیق احمد صاحب علوی۔ ادھر پے در پے پریشانیوں اور تفکرات سے متاثر ہو کر شفیق احمد صاحب پر بھی اختلاج دورہ پڑ گیا جس سے موصوف بہت زیادہ پریشان ہو گئے اور اعزا کو مایوسانہ تحریریں لکھیں لیکن ہومیو پیتھک کی چند خوراکوں سے الحمد للہ اب اچھے ہیں تکمیل ہو رہا عشرہ کیلئے ۲۸ء ۰۶ سے لئے پاکستان روانہ ہوں گے۔

حالاتِ وطن

حسین احمد علوی صاحبزادے حافظ حسن احمد صاحب علوی بیرک میں سکنڈ ڈویژن کامیاب ہوئے اور اب M.E.S. میں الیکٹرک ٹریڈر کی حیثیت سے ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

زیبا خاتون بنت غیاث الدین صاحب مرحوم نے امسال ہائی اسکول سکنڈ ڈویژن پاس کر لیا۔

احمد محسن صاحب علوی، اپنے منجھلے بھائی حافظ نفیر احمد کے انتقال کے سلسلے میں آئے دو چار روز ٹھہر کر واپس ہو گئے۔ انھیں کے ہمراہ انیس فاطمہ بمبئی کے لئے روانہ ہو گئیں جہاں ان کے شوہر ملازم ہیں۔

صغیر احمد صاحب علوی جو پاکستان سے آئے تھے دو روز قیام کے بعد مع بیگم صاحبہ کے پاکستان روانہ ہو گئے۔

بریلی کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ توکل حسین رضوی صاحب آجکل بہت شدید علیل ہیں۔ آخری اطلاع کے مطابق تو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے آج کل کسی قدر طبیعت ٹھہری گئی ہے مگر قابل اطمینان نہیں ہے۔ اللہ رحم فرمائے اور صحت کلی عطا فرمائے

بریلی سے بھائی محمود صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مشرقی پاکستان سے محمد امین صاحب باسطی مع والدہ اور اہل و عیال کے عارضی پرمٹ پر اعزاء سے ملنے آئے ہوئے ہیں فی الحال بریلی میں قیام رہے گا۔ سب لوگ الحمد للہ بخیریت ہیں۔

آگرہ سے خبر ملی ہے کہ بیگم بشیر علی عباسی صاحب کراچی سے ۹ جولائی کو آگرہ واپس آگئیں۔

نوح اکاڈمی۔ حضرت نوح ناروی کے عقیدتمندوں نے قریب ۹ ماہ ہوتے ہیں کہ اس اکاڈمی کی بنیاد ڈالی ہے اب جبکہ استاد الشعراء ناخدائے سخن حضرت نوح ناروی کی سالانہ یادگار کا وقت قریب آ رہا ہے نوح اکاڈمی یوم نوح منانے کی تیاریاں کر رہی ہے اس امر کے لئے تلامذۂ حضرت نوح کے ڈاک کے پتہ پر پورے تعاون قلمی درکار ہیں ہمیں امید ہے کہ عقیدتمندان نوح اس طرف توجہ فرمائیں گے اور اپنے پتوں سے براہ راست سلطان نظامی صاحب نظامی کو نوح اکاڈمی ۱۳۹۱ بلی ماران دہلی کے پتے پر مطلع فرما دیں۔

ایک اور ڈاکہ:۔ کلن کھیڑہ بمرولی شاہ پور کا مزرعہ ہے پرسوں رات میں زبردست ڈکیتی کی واردات کی خبر ملی ہے جس میں ڈاکوؤں نے بندوقیں بھی استعمال کیں اور عورتوں کے ساتھ مال بتانے کے لئے مظالم بھی کئے۔ چار مرد اور دو عورتیں مجروحوں کے زخمی اسپتال میں لائے گئے تھے جنکو لکھنؤ چھرے نکالنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ عورتیں کاکوری اسپتال ہی میں زیر علاج ہیں۔ سنا گیا ہے کہ پولیس نے صحیح مخبری پر بارہ آدمی پکڑے ہیں۔ جس میں ایک مخبر ہے جو ڈاکوؤں کو بلا کر لایا تھا۔ ان گرفتاریوں میں کوڑیا کھیڑہ کی ڈکیتی کے بھی لوگ شامل تھے جھنگوا کا ایک نٹ محی الدین پورا کار بننے والا بتایا جاتا ہے۔

کاکوری سڑک بننا شروع ہو گئی

ایک مدت کی انتھک کوششوں کے بعد اب ضلع پریشد لکھنؤ کے زیر انتظام یہ سڑک اب بننا شروع ہو گئی ہے۔ کنکر کھینچنا شروع ہو گیا ہے قاضی گڈھی چوراہے سے کام شروع کیا گیا ہے حمادیوں والی سڑک تک پختہ سڑک بنے گی۔ لاریوں کا داخلہ کاکوری میں بالکل روک دیا گیا ہے کم از کم ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ تک لاریوں کی آمد و رفت برگد تلے تک رہیگی اس مرتبہ ایسی جگہوں پر جہاں نشیب زیادہ ہو جاتا تھا سطح کو اونچا کر رہے ہیں۔ بہر حال امید پڑتی ہے کہ عرس شریف تک سڑک پختہ ہو جائیگی

ممکن ہے پرچہ میں تاخیر ہو۔ گذشتہ پرچہ میں تاخیر کی وجہ ہم لکھ چکے ہیں۔ مگر کلام کی کتابت کی وجہ سے اور پھر ایسے وقت میں یہ دو عرضیاں طبع بھی ہو گئیں جب پرچہ مشین پر چھپ رہا تھا۔ خیر گذشتہ رہ گئی جسکے سبب اعزاء اور احباب نے دریافت خیریت پر مجبور کر دیا۔ اب بھی ہماری کوشش یہی رہیگی کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے پرچہ وقت سے روانہ کر دیں اور اگر کچھ تاخیر ہو جائے تو ناظرین اپنا احسان کریں۔ - ایڈیٹر

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پیر گلی کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔